پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، عِلم و حکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلّغین کے ذَرِیعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دِلچسپ اور عِلم و حکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیہ کا شعبہ **"فیضانِ مَدَنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو ضروری ترمیم و اضافے کے ساتھ **"ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حُصولِ عِلمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

پیشِ نظر رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُر خُلوص دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

مجلسِ المدینۃ العلمیۃ

(شعبہ فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ)

۲۸ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۵ھ / 23 ستمبر 2014ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جنّتیوں کی زبان

(مع دیگر دلچسپ سُوال وجواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ (۳۱ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے۔
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رُوح پرور ہے: "بے شک جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) نے مجھے بِشارت دی: جو آپ (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر رَحمت بھیجتا ہے اور جو آپ (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر سلام پڑھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سلامتی بھیجتا ہے۔"[1]

بیکار گفتگو سے مِری جان چھوٹ جائے
ہر وقت کاش! لب پہ دُرُود و سلام ہو (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ...... مُسندِ احمد، ج ۱، ص ۴۰۷، حدیث ۱۶۶۴، دارالفکر بیروت

اللہ میاں کہنا کیسا؟

عرض: اللہ میاں کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

ارشاد: نہیں کہہ سکتے۔ اللہ تعالٰی یا اللہ عَزَّوَجَلَّ یا اللہ پاک کہیں۔ میرے آقائے نعمت، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''زبانِ اُردو میں لفظ ''میاں'' کے تین معنی ہیں۔ ان میں سے دو ایسے ہیں جن سے شانِ اُلوہیّت (اللہ تعالٰی کی شان) پاک و مُنزہ ہے اور ایک کا صِدق ہو سکتا ہے۔ تو جب لفظ دو خبیث معنوں میں اور ایک اچھے معنی میں مُشتَرک ٹھہرا اور شرع میں وارِد نہیں تو ذاتِ باری (عَزَّوَجَلَّ) پر اس کا اِطلاق ممنوع ہو گا۔ اس کے ایک معنی ''مولیٰ'' ہے۔ بے شک مولیٰ اللہ ہے، دوسرے معنی ''شوہر''، تیسرے معنی ''زنا کا دلال'' کہ زانی اور زانیہ میں مُتَوَسِّط (درمیان والا) ہو۔''[1]

جنّت میں بولی جانے والی زبان

عرض: جنّت میں کون سی زَبان بولی جائے گی؟

ارشاد: جنّت میں عَرَبی زَبان بولی جائے گی۔ عَرَبی زَبان ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی زبانِ رَفیعُ الشّان بھی ہے چنانچہ خاتَمُ النَّبِیّین،

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۷۴، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

صاحِبِ قرآنِ مُبین، محبوبِ ربُّ الْعالَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: اہلِ عَرَب سے تین وجہ سے مَحبّت کرو: (۱) مَیں عَرَبی ہوں (۲) قرآنِ مجید عَرَبی میں ہے (۳) اہلِ جنَّت کا کلام عَرَبی میں ہو گا۔[1]

مرنے کے بعد عَرَبی زبان میں سوال جواب

عرض: جو عَرَبی زَبان نہیں جانتا وہ جنّت میں عربی زبان کیسے بولے گا؟

ارشاد: مرنے کے بعد ہر ایک کو عَرَبی زبان آجاتی ہے۔ قبر میں مُنکَر نکیر عَرَبی زبان میں ہی سُوالات کرتے ہیں اور مُردہ ان سُوالات کو سمجھتا ہے اور عَرَبی زَبان میں جوابات بھی دیتا ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا بَراء بن عازِب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ہم حُضورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ایک اَنصاری کے جنازے میں شریک ہوئے اور اس کی قبر تک گئے۔ جب انہیں لحد میں اُتارا گیا تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف فرما ہوگئے، ہم بھی آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِرد گِرد بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں، سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہاتھ مبارک میں ایک لکڑی تھی جس سے زمین کُرید رہے تھے۔ پھر اپنا سرِ اقدس اٹھایا اور دو یا تین

---

[1] ...... مُستَدرَک حاکم، ج۵، ص۱۱۷، حدیث۷۰۸۱، دارالمعرفة بیروت

مرتبہ فرمایا: عذابِ قبر سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو۔ حضرتِ سیِّدُنا ہنّاد رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: (قبر میں میّت کے پاس) دو فرشتے آتے ہیں، اِسے بٹھاتے اور سُوال کرتے ہیں: مَنْ رَّبُّكَ؟ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: رَبِّيَ اللهُ میرا رب اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں: مَا دِيْنُكَ؟ تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ جو ہستی تمہاری طرف مبعوث فرمائی گئی وہ کون ہیں؟ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ جواب دیتا ہے: هُوَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔ پھر فِرِشتے کہتے ہیں: تجھے ان باتوں کا کیسے پتا چلا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے کتابُ اللہ پڑھی، اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ پھر آسمان سے نِدا دی جاتی ہے: قَدْ صَدَقَ عَبْدِيْ میرا بندہ سچ کہتا ہے، اس کے لیے جنّت سے ایک بچھونا بچھا دو اور اسے جنّتی لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنّت کی طرف ایک دروازہ کھول دو تاکہ اسے جنّت کی ہوا اور خُوشبو آتی رہے اور اس کے لیے قبر کو تاحدِّ نظر کُشادہ کر دیا جاتا ہے۔

پھر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کافر کی موت کا ذکر کیا اور فرمایا: (قبر میں جانے کے بعد) کافر کی روح کو اس کے جسم میں لوٹایا جاتا ہے اس کے پاس دو فِرِشتے آتے ہیں، اِسے اُٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں: مَنْ رَبُّكَ؟ تیرا ربّ کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: هَاهْ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ افسوس! مَیں کچھ نہیں جانتا۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں: مَادِیْنُكَ؟ یعنی تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: هَاهْ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ افسوس! مَیں کچھ نہیں جانتا۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْكُم؟ جو ہستی تمہاری طرف مَبْعوث فرمائی گئی وہ کون ہیں؟ وہ جواب دیتا ہے: هَاهْ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ افسوس! مَیں کچھ نہیں جانتا۔ پھر آسمان سے نِدا دی جاتی ہے کہ یہ جھوٹ کہتا ہے، اس کے لیے جہنَّم سے ایک بستر بچھا دو، آگ کا لباس پہنا دو اور جہنَّم کی طرف ایک دروازہ کھول دو پس اسے جہنَّم کی گرمی اور بدبُو آتی رہے گی اور اس پر قبر کو تنگ کر دیا جائے گا حتّٰی کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پَیوست ہو جائیں گی۔ حدیثِ جریر رضی اللہ تعالٰی عنہ میں یہ بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: پھر اس پر ایک اَندھا بہرا فِرِشتہ مقرَّر کر دیا جائے گا جس کے پاس لوہے کا ایسا گُرز (ہتھوڑا) ہوتا ہے کہ جس کو پہاڑ پر مارا جائے تو وہ مٹّی ہو جائے پس وہ اس کے ساتھ مُردے کو ایک ضَرب لگائے گا تو اس

کی آواز جن و اِنس (یعنی جنّات اور انسانوں) کے علاوہ ہر ایک سنے گا جس سے (کافر) مُردہ خاک ہو جائیگا پھر اس میں دوبارہ روح ڈالی جائے گی۔[1]

مُفَسِّرِ شَہِیر حَکِیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: بعد موت ہر شخص تحریر پڑھ سکتا ہے۔ جہالت اِس عالَم (یعنی دُنیا) میں ہو سکتی ہے، وہاں نہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: کَلَامُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عَرَبِیٌّ یعنی اہلِ جنّت کی زَبان عَرَبی ہے۔[2] حالانکہ بہُت سے جنّتی دُنیا میں عَرَبی سے ناواقِف ہیں۔ اسی طرح ہر مُردے سے عَرَبی میں ملائکہ سُوال کرتے ہیں اور وہ عَرَبی سمجھ لیتا ہے۔ رب تعالیٰ نے مِیثاق کے دن عَرَبی ہی میں سب سے عہد و پیمان لیا تو کیا مرنے کے بعد مَیِّت کو کسی مَدرَسہ میں عَرَبی پڑھائی جاتی ہے؟ نہیں بلکہ خُود بخُود آجاتی ہے۔ قِیامت کے دن سب کو نامۂ اعمال لکھے ہوئے ہی دیئے جائیں گے اور جاہِل و عالِم سب ہی پڑھیں گے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد ہر شخص عَرَبی سمجھتا ہے اور لکھا ہوا پڑھ لیتا ہے۔[3]

---

1 ...... اَبُوداوٗد، ج۴، ص۳۱۶، حدیث ۴۷۵۳، دار احیاء التراث العربی بیروت

2 ...... جامع صغیر، ص۲۰، حدیث ۲۲۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت

3 ...... جاءَ الحق، ص۳۴۸، نعیمی کتب خانہ گجرات

سب سے اَفضل زبان

عرض: سب سے اَفضل زبان کون سی ہے؟

ارشاد: تمام زبانوں میں سب سے اَفضل عَرَبی زبان ہے۔ قرآنِ پاک بھی عَرَبی زبان میں نازِل ہوا اور جنتیوں کی زَبان بھی عَرَبی ہو گی چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: عَرَبی زَبان کو دوسری تمام زبانوں پر فضیلت حاصل ہے کہ یہ اہلِ جنَّت کی زبان ہو گی پس جس نے اِسے سیکھا اور دوسرے کو سکھایا اسے اَجر و ثواب ملے گا کہ حدیثِ پاک میں ہے: اہلِ عَرَب سے تین وجہ سے محبت کرو: مَیں عَرَبی ہوں، قرآنِ مجید عَرَبی میں ہے اور جنّت میں جنتیوں کی زَبان عَرَبی ہو گی۔[1]

صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: یہ جو کہا گیا صرف زَبان کے لحاظ سے کہا گیا ورنہ ایک مُسْلِم (مسلمان) کو خود سوچنے کی ضرورت ہے کہ عَرَبی زَبان کا جاننا مسلمانوں کے لئے کتنا ضروری ہے، قرآن و حدیث اور دِین کے تمام اُصول و فُروع اِسی زَبان میں ہیں اِس زَبان سے ناواقفی کتنی کمی اور نقصان کی

1 ...... دُرِّمختار، ج۹، ص۶۹۱، دار المعرفۃ بیروت

چیز ہے۔[1]

چَراغاں پر زرِ کثیر خرچ کرنا کیسا؟

عرض: جشنِ ولادت کے موقع پر چَراغاں پر زرِ کثیر خرچ کیا جاتا ہے، کیا یہ اِسراف (فضول خرچی) نہیں؟

ارشاد: جشنِ ولادت کے موقع پر چَراغاں پر زرِ کثیر خرچ کرنا ہر گز فُضول خرچی نہیں۔ عُلمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام فرماتے ہیں: ''لَا خَيْرَ فِي الْإِسْرَافِ، وَلَا إِسْرَافَ فِي الْخَيْرِ یعنی اِسراف میں بھلائی نہیں اور بھلائی میں اِسراف نہیں۔'' جس شے سے تعظیمِ ذکر شریف مقصود ہو، ہر گز ممنوع نہیں ہو سکتی۔[2] اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے جو سرمایہ خرچ کیا جائے وہ اسراف نہیں کہلاتا، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اِمام فخر الدین رازی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْهَادِي نقل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا اِمام شہاب الدین زہری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي پارہ 8 سورۃُ الْاَنْعَام کی آیت نمبر 141 ﴿وَلَا تُسْرِفُوْا﴾ (ترجمۂ کنز الایمان: اور بے جانہ خرچو) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعْصِیت یعنی نافرمانی میں خرچ نہ کرو۔ حضرتِ سیِّدُنا اِمام مجاہد عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: اگر کوہِ اَبِی

1 ...... بہارِ شریعت، ج۳، ص۶۵۳، مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

2 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۷۴

قُبَیس سونے کا ہو اور کوئی شخص اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت میں خرچ کر دے تو وہ اِسراف کرنے والا نہ ہوگا اور ایک دِرہم بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعْصِیَت (نافرمانی) میں خرچ کرے تو اِسراف (فضول خرچی) کرنے والا ہوگا۔[1]

اسی طرح تفسیرِ نَسفی میں پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 26 ﴿ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اور فضول نہ اُڑا) کے تحت ہے کہ کسی شخص نے بھلائی کے کاموں میں کثیر مال خرچ کر دیا تو اس کے دوست نے اسے کہا: لَاخَیْرَ فِی السَّرَفِ یعنی اِسراف میں کوئی بھلائی نہیں۔ تو اُس شخص نے جواب دیا: لَا سَرَفَ فِی الْخَیْرِ یعنی بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے میں کوئی اِسراف نہیں۔[2]

محفل میں ہزار شمعیں روشن تھیں

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی نَقْل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام شیخ ابو علی محمد بن قاسم رُوذباری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْبَارِی سے منقول ہے کہ ایک بُزرگ نے ضِیافت کا اِہتمام کیا اور اُس میں ایک ہزار شمعیں روشن کیں، ایک (ظاہِر بین) شخص نے ان سے کہا کہ آپ نے

1 ......تفسیرِ کبیر، ج۵، ص ۱۶۵، دارِ احیاء التراث العربی بیروت

2 ...... تفسیرِ نسفی، ص ۶۲۱، دارِ المعرفۃ بیروت

اِسراف کیا ہے۔ اسی بُزرگ (جو کہ روشن ضمیر تھے انہوں) نے فرمایا: جاؤ اور ہر وہ شمع جو میں نے غیرُاللہ کے لیے روشن کی ہو، بجھادو۔ اُس نے بجھانے کی کوشش کی مگر کوئی ایک شمع بھی نہ بجھا سکا۔(1)

حضرتِ عَلّامہ سیّد محمد بن محمد حسینی زُبیدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں یہ خرچ کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب ہے اور اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام بھی اسے محبوب رکھتے ہیں اِن اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے اَحوال مختلف ہوتے ہیں اور نیّتیں نیک ہوتی ہیں۔(2)

حضرت علّامہ مولانا مفتی وقار الدین قادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: اِسراف کے معنٰی یہ ہیں کہ ناجائز کام میں رقم خرچ کی جائے یا ایسے کام میں رقم خرچ کی جائے جس کا مقصد صحیح نہ ہو مثلاً شراب، سینما، گانا وغیرہ ناجائز کاموں میں خرچ کرنا یا اپنے روپے کو دریا میں پھینک دینا یا نوٹوں کو جلا دینا وغیرہ یہ صورتیں اِسراف کی ہیں۔ اس کا اُصول یہ ہے: ''لَاخَیْرَ فِی الْاِسْرَافِ، وَلَا اِسْرَافَ فِی الْخَیْرِ یعنی اِسراف میں نیکی نہیں ہے اور نیکی میں خرچ

1. ...... اِحیاءُ العُلوم، ج ۲، ص ۲۶، دار صادر بیروت
2. ...... اِتّحافُ السَّادَۃِ الْمُتَّقِین، ج ۵، ص ۶۸۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت

کرنا اِسراف نہیں ہے۔" ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ صرف ربیعُ الاوّل کے مہینے میں چراغاں کرنے اور جھنڈیوں کے لگانے پر یہ لوگ اعتراض کیوں کرتے ہیں؟ شادیوں اور دیگر تقریبات کے مواقع پر جو چراغاں ہوتا ہے اس کے بارے میں کچھ نہیں کہتے اور اگر اِسراف کے یہی معنٰی ہیں کہ مطلقاً ضَرورت سے زیادہ خرچ کرنا اِسراف ہے تو یہ مکان بنانا سب اِسراف ہو گا اس لیے کہ جُھگّی (جھونپڑی) میں بھی رہا جاسکتا ہے، اچھّے اور قیمتی کپڑے بنوانا بھی اِسراف ہوتا اِس لیے کہ ٹاٹ، کھدّر وغیرہ سے بھی سِتْر پوشی ہو سکتی ہے، اچھّے کھانوں پر خرچ کرنا بھی اِسْراف ہو گا موٹے آٹے کی روٹی کو چٹنی یا سِرکہ کے ساتھ کھانے سے بھی پیٹ بھر سکتا ہے، ان سب باتوں میں جب روپیہ صَرف کرنا اس لیے اسْراف نہیں کہ مقصد صحیح کے لیے صَرف کیا جارہا ہے اگرچہ ضَرورت سے زیادہ ہے۔ اِسی طرح مِیلاد کے موقع پر صَرف کرنا اِسراف نہیں ہے کہ عظمتِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِظہار کرنا مقصود ہے۔(1)

جانتے ہو کیوں ہے روشن آسماں پر کہکشاں
ہے کیا حق نے چراغاں عیدِ میلاد النبی (وسائلِ بخشش)

1 ...... وَقارُ الفتاوٰی، ج ۱، ص ۱۵۵، بزمِ وقارالدین، بابُ المدینہ کراچی

اِحساسِ کمتری اور اس کا علاج

عرض: اِحساسِ کمتری کسے کہتے ہیں؟ نیز اس کا علاج بھی تجویز فرما دیجیے۔

ارشاد: اِحساسِ کمتری کا مطلب ہے اپنے آپ کو دوسروں سے کمتر سمجھنا اور خود اِعتمادی کا نہ ہونا۔ اِحساسِ کمتری کا مَرَض عموماً کسی کام میں ناکامی کے باعث پیدا ہوتا ہے یا اپنے سے کسی بَرتَر کی طرف دیکھنے سے، چاہے وہ بَرتَری دینی ہو یا دُنیوی۔ دینی و دُنیوی بَرتَری والوں میں سے کس کی طرف دیکھنا چاہیے اور کس کی طرف نہیں، حدیثِ پاک میں اس کی رہنمائی فرمائی گئی ہے، چنانچہ ہادیٔ راہِ نجات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ ہوں گی اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنے نزدیک شاکِر و صابِر لکھ دے گا۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ دین کے مُعاملے (یعنی علم و عمل) میں اپنے سے بَرتَر (اوپر والے) کی طرف نظر کرے تو اُس کی پیروی کرے جبکہ دوسری یہ ہے کہ دنیا کے مُعاملے میں اپنے سے کمتر (نیچے والے) کی طرف دیکھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے شاکر و صابر لکھے گا اور جو اپنے دین میں اپنے سے کمتر کو دیکھے اور اپنی دنیا میں اپنے سے بَرتَر کو دیکھے تو فوت شدہ دنیا پر غم

کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے نہ شاکر لکھے نہ صابر۔"(1)

معلوم ہوا کہ دینی معاملات میں اپنے سے بَرتَر کی طرف دیکھنا مَحْمُود (اچھا) ہے اور دنیوی معاملات میں اپنے سے بَرتَر کی طرف دیکھنا مَذْمُوم (بُرا) ہے لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ دینی معاملات میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور اس کی پیروی کرے، اس جیسا بننے کی کوشش کرے اور دنیوی معاملات میں اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھ کر اپنے اوپر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکَرَم اور احسان کو یاد کرکے شکر بجالائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیوی معاملات مثلاً مال ودولت اور شکل وصورت وغیرہ میں احساسِ کمتری کا شکار ہونے والوں کو چاہیے کہ وہ حدیثِ پاک میں بیان کردہ طریقے کے مطابق اپنے اس مَرَض کا علاج کریں چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب تم میں سے کوئی کسی ایسے شخص کو دیکھے جسے اس پر مال اور صورت میں فضیلت حاصل ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے سے کمتر پر بھی نظر ڈال لے۔"(2)

1 ...... ترمذی، ج۴، ص۲۲۹، حدیث۲۵۲۰، دارالفکر بیروت

2 ...... بخاری، ج۴، ص۲۴۴، حدیث۶۴۹۰، دارالکتب العلمیۃ بیروت

اسی طرح کسی کام میں ناکامی کے سبب احساسِ کمتری کا شکار ہونے والوں کو چاہیے کہ وہ اپنا اس طرح ذہن بنائیں کہ اگر انہیں ایک مرتبہ ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہے تو زندگی میں کئی بار انہیں کامیابیاں بھی تو نصیب ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ ہر وَقت باوُضو رہنے کی عادت ڈالیے کہ باوُضُو رہنے سے جہاں دیگر بے شمار فوائد وبرکات حاصل ہوتے ہیں وہیں اِحساسِ کمتری سے بھی نَجات ملتی ہے۔

سب سے پہلا رسالہ

عرض: آپ نے اپنی زِندگی میں سب سے پہلا رِسالہ کون سا تحریر فرمایا ہے؟

ارشاد: میں نے اپنی زِندگی میں سب سے پہلا رِسالہ "تذکرۂ امام احمد رضا" بسلسلۂ یومِ رضا تحریر کیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 25 صفر المظفر 1393ھ کو مجھے یہ رسالۂ مبارکہ تحریر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

تُو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا
دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا
ہے بدرگاہِ خدا عطارؔ عاجز کی دعا
تجھ پہ ہو رحمت کا سایہ اے امام احمد رضا (وسائلِ بخشش)

بُرے خاتمے سے نَجات کیسے ہو؟

عرض: بُرے خاتمے سے نَجات کیونکر ممکن ہو سکتی ہے؟

ارشاد: بُرے خاتمے سے نَجات پانے کے لیے ہر دم گناہوں سے بچنا اور نیکیوں میں مشغول رہنا ضروری ہے تاکہ نیک کام کرتے ہوئے اچھی حالت میں موت آئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم یعنی اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔[1] اس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: یعنی مرتے وقت جیسا کام ہو گا ویسا ہی انجام ہو گا لہٰذا چاہیے کہ بندہ ہر وقت ہی نیک کام کرے کہ شاید وہی اس کا آخری وقت ہو۔[2] ہر ایک کو ہر وقت اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر کرنی چاہیے اور بُرے خاتمے سے ڈرتے رہنا چاہیے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کیا ہے، نہ معلوم ہمارا خاتِمہ کیسا ہو گا؟ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی کا فرمانِ عالی ہے: بُرے خاتِمے سے اَمن چاہتے ہو تو اپنی ساری زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں بسر کرو اور ہر ہر گناہ سے بچو، لازماً

1 ...... بخاری، ج ۴، ص ۲۷۴، حدیث ۶۶۰۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت
2 ...... مِرْآۃُ المناجیح، ج ۱، ص ۹۵، ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

تم پر عارِفین جیسا خوف غالب رہے حتّٰی کہ اس کے سبب تمہارا رونا دھونا طویل ہو جائے اور تم ہمیشہ غمگین رہو۔ آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: تمہیں اچّھے خاتِمے کی تیّاری[1] میں مشغول رہنا چاہئے۔ ہمیشہ ذکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں لگے رہو، دِل سے دُنیا کی مَحبَّت نکال دو، گناہوں سے اپنے اَعضاء بلکہ دِل کی بھی حِفاظت کرو، جس قَدَر ممکن ہو بُرے لوگوں کو دیکھنے سے بھی بچو کہ اِس سے بھی دل پر اَثر پڑتا ہے اور تمہارا ذِہن اُس طرف مائل ہو سکتا ہے۔[2]

شیطان دوستوں کی شکل میں

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں: سَکَرات کے وقت شیطان اپنے چیلوں کو مرنے والے کے دوستوں اور رشتے داروں کی شکلوں میں لیکر آ پہنچتا ہے۔ یہ سب کہتے ہیں: بھائی! ہم تجھ

1 ...... شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کم وقت میں آسانی کے ساتھ دنیا وآخرت بہتر بنانے کے لیے اسلامی بھائیوں کو 72، اسلامی بہنوں کو 63، طَلَبہ علمِ دین کو 92، دینی طالبات کو 83 اور مدنی منّوں اور منّیوں کو 40 مَدَنی اِنعامات بصورتِ سوالات عطا فرمائے ہیں۔ روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سُنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور اِیمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ)

2 ...... اِحیاءُ العُلوم، ج۴، ص۲۱۹۔۲۲۱، مُلخّصاً

سے پہلے موت کا مزہ چکھ چکے ہیں، مرنے کے بعد جو کچھ ہوتا ہے اس سے ہم اچّھی طرح واقِف ہیں۔ اب تیری باری ہے، ہم تجھے ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں کہ تُو یہودی مذہب اِختیار کرلے کہ یہی دین اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں مقبول ہے۔ اگر مرنے والا ان کی بات نہیں مانتا تو اسی طرح دوسرے احباب کے رُوپ میں شیاطین آ آکر کہتے ہیں: تُو نصاریٰ کا مذہب اِختیار کرلے کیونکہ اِسی مذہب نے (حضرت) موسیٰ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے دین کو منسوخ کیا تھا۔ یوں ہی اَعِزّہ و اَقرِباء (رشتہ داروں) کی شکلوں میں جماعتیں آکر مختلف باطِل فِرقوں کو قبول کرلینے کے مشورے دیتی ہیں۔ تو جس کی قِسمت میں حق سے مُنْحَرِف ہونا (یعنی پھر جانا) لکھا ہوتا ہے وہ اُس وقت ڈگمگا جاتا اور باطِل مذہب اِختیار کرلیتا ہے۔[1] اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حالِ زار پر کرم فرمائے، نَزْع کے وَقت نہ جانے ہمارا کیا بنے گا! ہم دُعا کرتے ہیں اے اللہ عَزَّوَجَلَّ نَزْع کے وقت ہمارے پاس شَیاطین نہ آئیں بلکہ رَحْمَۃٌ لِّلعالَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کرم فرمائیں۔ ؎

نَزْع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یاربّ!

---

[1] ...... اَلدُّرَّۃُ الفَاخِرَۃ، ص ۵۱۱، مُلخَّصاً، دارالفکر بیروت

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتِمہ یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے ہر گز مایوس نہ ہوں۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِیمان کی حفاظت کا ذِہن بنتا رہے گا۔ جب ذِہن بنے گا تو اِحساس پیدا ہو گا، رِقّت ملے گی اور دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھیں گے تو پھر بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں یوں عرض کریں گے:

تُو نے اِسلام دیا، تُو نے جماعت میں لیا
تُو کریم اب کوئی پھرتا ہے عَطِیّہ تیرا (حدائقِ بخشش)

خاتِمہ بِالخیر کے پانچ اَوراد

عرض: اِیمان پر خاتِمے کے لیے چند اَوراد اِرشاد فرمادیجیے۔

ارشاد: ایک شخص میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجدِّددین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضاخان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اِیمان پر خاتِمہ بِالخیر کیلئے دُعا کا طالِب ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اُس کیلئے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا:

(1)(روزانہ) 41بار صبح کو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! کوئی معبود نہیں مگر تُو) اوّل و آخِر دُرُود شریف پڑھ لیا کریں۔[1]

(2) سوتے وَقت اپنے سب اَوراد کے بعد سُورۂ کافِرون روزانہ پڑھ لیا کیجیے اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجیے۔ ہاں اگر ضَرورت ہو تو کلام (بات) کرنے کے بعد پھر سُورۂ کافِرون تلاوت کرلیجیے کہ خاتِمہ اِسی پر ہو، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خاتِمہ ایمان پر ہو گا۔

(3) تین بار صُبح اور تین بار شام اس دُعا کا وِرد رکھیے: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَّعْلَمُهٗ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهٗ (یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ جان کر ہم تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں اور ہم اِس سے اِستِغفار کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے)[2]

(4) تفسیرِ صاوی میں ہے: جو کوئی حضرتِ سیِّدُنا خِضر عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام مع کُنْیَت و وَلدِیّت و لقب یاد رکھے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا اِیمان پر خاتِمہ ہو گا۔ آپ کا نام مع کُنْیَت و وَلدِیَّت و لقب اِس طرح

---

1 ...... الوظیفۃ الکریمۃ، ص۲۱، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

2 ...... الوظیفۃ الکریمۃ، ص۱۷

ہے: اَبُوالْعَبَّاس بَلْیَا بِنْ مَلْکَانَ الْخِضْر۔(1)

(5) بِسْمِ اللهِ عَلٰی دِیْنِیْ ، بِسْمِ اللهِ عَلٰی نَفْسِیْ وَوُلْدِیْ وَ اَھْلِیْ وَمَالِی

(ترجمہ: اللہ تعالٰی کے نام کی بَرَکت سے میرے دین، جان، اولاد اور اہل و مال کی حفاظت ہو) صبح و شام تین تین بار پڑھیے، دین، اِیمان، جان، مال، بچّے سب محفوظ رہیں۔(2) (غروبِ آفتاب سے صُبحِ صادِق تک رات اور آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صُبح ہے)(3)

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولا!
عُقبٰی میں نہ کچھ رنج دکھانا مولا!
بیٹھوں جو درِ پاکِ پیمبر کے حُضُور
اِیمان پہ اُس وقت اٹھانا مولا! (حدائقِ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایمان پر خاتمے کے لیے اچھی صحبت اپنانا اور بری صحبت سے خود کو بچانا انتہائی ضروری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے اور عاشقانِ رسول کی صحبت میں

---

1 ...... تفسیرِ صاوی، ج۴، ص۱۲۰۷، دارالفکر بیروت
2 ...... الوظیفۃ الکریمۃ، ص۱۷
3 ...... ایضاً، ص۱۲، ماخوذاً

رہنے والوں کو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مرتے وقت کلمہ طیبہ نصیب ہو جاتا ہے اس ضمن میں ایک مَدَنی بہار مُلاحظہ کیجیے:

چنانچہ بروز اتوار 26 ربیعُ النُّور شریف 1420ھ بمطابق 11.7.1999 بوقتِ دوپہر پنجاب کے مشہور شہر لالہ موسیٰ کی ایک مَصروف شاہراہ پر کسی ٹرالر نے دعوتِ اسلامی کے ایک ذمّہ دار، مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی محمد مُنیر حسین عطّاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی (ساکن مَحلّہ اسلام پورہ لالہ موسیٰ) کو بُری طرح کُچل دیا۔ یہاں تک کہ ان کے پیٹ کی جانب سے اُوپر اور نیچے کا حصّہ الگ الگ ہو گیا۔ مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ پھر بھی وہ زندہ تھے اور حیرت بالائے حیرت یہ کہ حَواس اِتنے بحال تھے کہ بُلند آواز سے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھے جا رہے تھے۔ لالہ موسیٰ کے اَسپتال میں ڈاکٹروں کے جواب دے دینے پر انہیں شہر گجرات کے عزیز بھٹّی اَسپتال لے جایا گیا۔ انہیں اَسپتال لے جانے والے اِسلامی بھائی کا بَقَسم بیان ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ محمد مُنیر حسین عطّاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی زَبان پر پورے راستے اِسی طرح بُلند آواز سے دُرود و سلام اور کَلِمۂ طَیِّبہ کا وِرْد جاری تھا۔ یہ مَدَنی منظر دیکھ کر ڈاکٹرز بھی حیران و ششدر تھے کہ! یہ زندہ کس طرح ہیں! اور حواس اِتنے

بحال کہ بُلند آواز سے دُرود و سلام اور کلِمۂ طیِّبہ پڑھے جا رہے ہیں ! اِن کا کہنا تھا کہ ہم نے اپنی زندگی میں ایسا باحَوصَلہ اور باکمال مَرْد پہلی مرتبہ ہی دیکھا ہے۔ کچھ دیر بعد وہ خوش نصیب عاشِقِ رسول محمد مُنیر حسین عطّاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْبارِی نے بارگاہِ محبوبِ باری میں بصد بیقراری اِس طرح اِستِغاثہ کیا:

یَا رسُولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آ بھی جایئے۔

یَا رسُولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میری مدد فرمایئے۔

یَا رسُولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے مُعاف فرما دیجیے۔

اِس کے بعد بآوازِ بلند ’’ لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ‘‘ پڑھتے ہوئے سَدا کے لیے خاموش ہو گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

واسِطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مَرے
یوں نہ فرمائیں تِرے شاہد کہ وہ فاجِر گیا
عرش پہ دھومیں مچیں وہ مؤمن صالح ملا
فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیِّب و طاہِر گیا (حدائقِ بخشش)

یہ واقِعہ ان دنوں مختلف اخبارات نے شائع کیا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے ربّ کا رسول ہوں۔ (جمع الجوامع)

مُبلّغِ دعوتِ اسلامی محمد مُنیر حسین عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ البَارِی دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ دار مُبلّغ تھے اور حادِثہ کے ایک روز قَبل ہی عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے سے سفر کرکے لوٹے تھے۔ مرحوم روزانہ صدائے مدینہ[1] بھی لگاتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسا لگتا ہے محمد مُنیر حسین عطّاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ البَارِی کی خدمتِ دعوتِ اسلامی رنگ لائی اور انہیں آخِری وَقت کَلِمہ نصیب ہو گیا۔ جس کو مرتے وَقت کَلِمہ نصیب ہو جائے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا آخِرت میں بیڑا پار ہے چُنانچِہ نبیِّ رحمت، شفیعِ امّت، مالکِ کوثر و جنّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس کا آخِری کلام ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ'' ہو وہ داخِلِ جنّت ہو گا۔[2]

فضل و کرم جس پر بھی ہُوا
لب پر مرتے دَم کَلِمہ
جاری ہوا ، جنّت میں گیا
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

1 ...... دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں نمازِ فجر کے لیے مسلمانوں کو جگانا ''صدائے مدینہ لگانا'' کہلاتا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... ابو داؤد، ج ۳، ص ۲۵۵، حدیث ۳۱۱۶

گھر پر مدنی قافلہ ٹھہرانے کی احتیاطیں

عرض: کسی کے گھر پر مدنی قافلہ ٹھہرانے کی صورت میں کیا کیا اِحتیاطیں کی جائیں؟

ارشاد: حَتَّی الْاِمْکان مسجد یا جائے نماز ہی میں مدنی قافلہ ٹھہرانے کی ترکیب کی جائے۔ باَمرِ مجبوری کسی کے گھر میں مدنی قافلہ ٹھہرانا پڑے تو پردے کا سخت اِہتمام رہے، گھر کو کسی طرح کا نقصان نہ ہو، صاحبِ خانہ سے بے جا سُوالات کریں نہ فُضُول تبصرے کریں مثلاً یہ کتنے کا لیا؟ کیوں لیا؟ یہ یہاں کیوں رکھا ہے؟ صفائی کیوں نہیں وغیرہ نیز گھر والوں پر کسی طرح بوجھ بھی نہ بنیں، اپنے کھانے پینے کا خود اہتمام کریں۔ وہ دیں تو بھی حَتَّی الْاِمْکان محبت سے سمجھا کر ٹالنے کی کوشش کریں۔ اس طرح احتیاط کریں گے تو صاحبِ خانہ پر بہُت اچھا اثر پڑے گا اور وہ آئندہ بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو خوش آمدید (Welcome) کہے گا جبکہ بے احتیاطی کی صورت میں اس کے بد ظن ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔

بواسیر کے علاج کیلیے اِنجیر کے اِستعمال کا طریقہ

عرض: بواسیر کے اسباب نیز علاج کیلیے اِنجیر کے اِستعمال کا طریقہ بھی بتا دیجیے؟

ارشاد: بواسیر کے تین اَہم اسباب ہیں: (۱) پُرانی قبض (۲) تَبخیرِ مِعدہ (۳) کُرسی نشینی اِن چیزوں سے دُبُر (پاخانے کے مقام) کے آس پاس کی اَندرونی رگوں

میں خون کا ٹھہراؤ ہو جاتا ہے جس کے سَبَب وہ رگیں پھول کر مسّوں (Piles) کی صُورَت میں باہَر نکل آتی ہیں یا اندر کی طرف رہتی ہیں۔ بعض لوگوں کی بواسیر بیک وقت اَندرونی اور بیرونی دونوں طرف ہوتی ہے۔ جسے بواسیر ہو اسے چاہیے کہ وہ اِنجیر کا استعمال کرے کہ یہ بواسیر اور جوڑوں کے دَرد کو ختم کرتا ہے۔

اِنجیر کے اِستعمال کا طریقہ یہ ہے کہ پانچ عدد اِنجیر کے ٹکڑے کر کے مُناسِب مقدار میں دودھ کے اندر پکا لیجیے اور ٹھنڈا کر کے سوتے وقت کھا لیجیے۔ یہ خونی بواسیر کا مُجرَّب (مُ۔جَر۔رَب یعنی تجربہ شدہ) علاج ہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خون بند ہو جائیگا۔ تا حُصولِ شِفا جاری رکھیے اگر مستقل اِستعمال کریں تب بھی فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اِنجیر کی تعداد کم زیادہ بھی کر سکتے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: "حُضُور نبی کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں اِنجیر شریف سے بھرا ایک تھال پیش کیا گیا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس میں سے تناوُل فرمایا اور صَحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سے فرمایا: کھاؤ، اگر مَیں کہوں کہ جنّت سے کوئی پھل اُترا تو وہ یہی ہے کہ جنّت کا میوہ بِغیر گُٹھلی کے ہو گا پس اِسے کھاؤ کہ بِلاشُبہ یہ بواسیر کو ختم کرتا ہے اور گَنۡٹھِیا (یعنی جوڑوں کے دَرد) میں مُفید

ہے۔"(1)

خارِش اور دَرد والی بواسیر میں اِنجیر کھانے کا طریقہ

عرض: بواسیر میں اگر خون نہ آتا ہو مگر خارِش اور دَرد ہوتا ہو تو اس میں اِنجیر کس طرح کھائیں؟

ارشاد: اگر تکلیف زِیادہ ہو تو شہد کے شربت (یعنی شہد ملے پانی) کے ساتھ روزانہ صُبح نہار مُنہ پانچ عدد خشک اَنجیر کھالیں۔ مسلسل اس طریقے پر عمل کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ چار ماہ سے لے کر دس ماہ کے عرصے میں مَسّے خشک ہو جائیں گے۔ (یہ طریقِ علاج خُونی بواسیر کیلئے بھی مفید ہے) اگر بواسیر میں تکلیف کم اور بد ہضمی زیادہ ہو تو ہر بار کھانا کھانے سے آدھا گھنٹا قبل خشک اِنجیر تین عدد کھائیں۔ اگر صرف پیٹ میں بوجھ ہوتا ہو تو ہر بار کھانا کھانے کے بعد تین عدد اِنجیر تناوُل فرمالیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو گا۔

دَفعِ بواسیر کا وظیفہ

عرض: بواسیر دُور کرنے کے لیے کوئی وظیفہ بھی اِرشاد فرما دیجیے۔

ارشاد: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے خُونی اور بادِی دونوں قسم کی بواسیر سے نَجات کے لیے ایک

1 ......الطب النبوی لابی نعیم، ج۲، ص۲۸۵، دار ابن حزم بیروت

بَہُت عُمدہ عمل اِرشاد فرمایا ہے، چنانچہ جناب سیِّد ایوب علی صاحِب کا بیان ہے کہ ایک صاحِب نے حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے بواسیر کا بَہُت تکلیف دہ مَرَض ہے۔ اِرشاد فرمایا: ہمارے یہاں مجموعۂ اَعمال میں ایک عمل لکھا ہے، اس پر عمل کیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت جلد شِفا ہو گی۔ بواسیر خُونی ہو یا بادِی، دونوں کے لیے (یہ عمل) مفید ہے۔

ہر روز دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد اَلْحَمْد شریف، سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ اور دوسری رکعت میں بعد اَلْحَمْد شریف، سورۂ فِیل پڑھے۔ بعد سلام 70 بار کہے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِ رَبِّیْ یا یوں کہے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ کُلِّ ذَنْبِیْ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِ رَبِّیْ چند روز کی مُداوَمت میں (یعنی بغیر ناغہ کئے پڑھنے سے) مَرَض دَفع ہو جائے گا۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور سنّتوں کی تربیّت کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجیے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہ کر ان کے قرب میں مانگی جانے والی دعاؤں سے بھی بیماریاں دور ہوتی اور مُرادیں

(1) ...... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج۳، ص۱۰۳، مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بَر آتی ہیں۔ آپ کی تَرغیب و تَحریص کے لیے مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت سے اندرونی امراض سے دوچار ایک مریض کی شفایابی کی مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ میں ایک عرصے سے بعض اندرونی امراض کا شکار تھا۔ مَرَض کی شدّت کا یہ عالم تھا کہ جب بھی سوتا آزمائش ہو جاتی۔ علاج پر کثیر رقم خرچ کرنے کے باوجود اِفاقہ نہ ہوا، میں اس مَرَض سے تنگ آچکا تھا۔ میں نے جب سنا کہ مَدَنی قافِلوں میں دعائیں قبول ہوتی ہیں تو ہمّت کر کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سفر کے دَوران میں نے دُعا کی اور اس کی بَرَکت سے میرا مرض ایسا خَتم ہوا کہ گویا کبھی تھا ہی نہیں!

گر کوئی مَرَض ہے تو مِری عرض ہے
پاؤ گے راحتیں قافِلے میں چلو

اِنجیر کے فوائد

عرض: بواسیر کے علاج کے علاوہ بھی کیا انجیر کے فوائد ہیں؟

ارشاد: کیوں نہیں! نہار مُنہ انجیر کھانے کے عجیب و غریب فوائد ہیں۔ یہ آنتوں کو کھول کر پیٹ سے ہوا نکالتا ہے اس کے ساتھ اگر بادام بھی کھا لیے جائیں تو

پیٹ کی اکثر بیماریاں دُور ہو جاتی ہیں۔ تفسیر ابو السعود میں پارہ 30 سورۃ التین کی آیت نمبر 1 ﴿وَالتِّیۡنِ وَالزَّیۡتُوۡنِ﴾ (ترجَمۂ کنز الایمان: انجیر کی قسم اور زیتون) کے تحت ہے: اِنجیر شریف خواصِ جلیلہ کا حامِل ہے، یہ وہ مبارَک پھل ہے جس میں سے کوئی شے فالتو (یعنی چھلکا اور گٹھلی) نہیں، ہلکی اور جلد ہَضم ہونے والی غذا اور کثیر مَنافِع والی دَوا ہے، یہ طبیعت میں نَرمی پیدا کرتا ہے، (جمے ہوئے) بَلْغَم کو حل (کرکے خارِج) کرتا ہے، گُردوں کو صاف کرتا ہے، مثانے کی پتّھری کو زائل کرتا ہے، بدن کو فَربہ کرتا ہے اور تِلّی اور جگر کی بندشوں کو کھولتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے: اِنجیر مُنہ کی بدبو کو زائل کرتا ہے، بالوں کو لمبا کرتا اور فالج سے محفوظ رکھتا ہے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!

صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

❀❀❀❀❀

(1) ...... تفسیرِ ابو السعود، ج ۵، ص ۸۸۳ ملتقطاً، دار الفکر بیروت

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	2	بُرے خاتمے سے نجات کیسے ہو؟	16
اللہ میاں کہنا کیسا؟	3	شیطان دوستوں کی شکل میں	17
جنّت میں بولی جانے والی زبان	3	خاتمہ بالخیر کے پانچ اوراد	19
مرنے کے بعد عربی زبان میں سوال جواب	4	گھر پر مَدَنی قافلے ٹھہرانے کی احتیاطیں	25
سب سے افضل زبان	8	خونی بواسیر میں انجیر کے استعمال کا طریقہ	25
چراغاں پر زرِ کثیر خرچ کرنا کیسا؟	9	خارش اور درد والی بواسیر میں انجیر کے استعمال کا طریقہ	27
محفل میں ہزار شمعیں روشن تھیں	10	دفعِ بواسیر کا وظیفہ	27
احساسِ کمتری اور اس کا علاج	13	انجیر کے فوائد	29
سب سے پہلا رسالہ	15	فہرس	31

ایک چُپ - سو سُکھ